ادبیات

غزل

جناب الم مظفر نگری

کیوں ظلم کا شکار وہاں زندگی نہ ہو ہمدرد آدمی کا جہاں آدمی نہ ہو
تکمیلِ آرزوئے وفا ہوگئی نہ ہو ہچکی مریضِ عشق کی یہ آخری نہ ہو
سمجھے ہیں اہلِ ہوش جسے دورِ انقلاب کوئی مزاجِ حسن کی وہ برہمی نہ ہو
موجِ ہوا میں بڑھنے لگا جوشِ انبساط اے ہم نوا بہارِ چمن آگئی نہ ہو
پروازِ مے کو دیکھ کر ہوتا ہے یہ گماں در پردہ کوئی شیشے میں ساقی پری نہ ہو
دل کی رگوں میں ٹیس بھی ہے درد بھی ہے آج زخمِ کہن میں چوٹ کوئی پھر لگی نہ ہو
دل کی شگفتگی پہ مدارِ حیات ہے کیوں کر جیئں کہ دل تو ہو اور دل لگی نہ ہو
ہر اک حجابِ حسن اٹھا دے نگاہِ شوق کب تک یہ احتیاط کہ پردہ دری نہ ہو
پہنچے نہ راہرو کوئی تا منزلِ مراد گر خضرِ راہ جذبۂ منزل رسی نہ ہو

وہ شعر کیا کرے گا اثر دل پہ اے الم
جس میں زباں کا لطف نہ ہو تازگی نہ ہو